سوال

(470)اس شادی شدہ عورت کے نکاح کا حکم جس نے خاوند کے دخول کیے بغیر دو ماہ بعد بچہ جنم دیا؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک آدمی نے کسی عورت سے شادی کی اور اس سے ہمبستری اور دخول نہیں کیا۔اس عورت نے دو مہینے کے بعد بچہ جنم دیا۔کیا یہ نکاح درست ہے؟کیا اس مرد پر حق مہر دینا واجب ہوگا یا نہیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

مسلمانوں کا اس پر اتفاق ہے کہ یہ بچہ اس آدمی سے منسوب نہیں ہوگا۔ایسے ہی اس بات پر بھی اتفاق ہے کہ خاوند کے ذمہ حق مہر واجب نہیں ہوگا لیکن مذکور عقد کے متعلق علماء کے دو قول ہیں۔

پہلا قول:زیادہ صحیح قول یہ ہے کہ مذکورہ عقد باطل ہے جیسا کہ یہ امام مالک اور امام احمد وغیرہ کا مذہب ہے اس بنا پر میاں بیوی میں جدائی کروانا واجب ہے اور خاوند پر مہر اور کچھ مال دینا واجب نہیں ہے جیسا کہ تمام فاسد عقود میں جب دخول سے پہلے ہی جدائی ہوجائے حق مہر واجب نہیں ہوتا لیکن جھگڑا ختم کرنے کے لیے قاضی کو چاہیے کہ جب وہ اس عقد کو فاسد سمجھتا ہے تو ان کے درمیان جدائی کرائے۔

دوسرا قول:یہ ہے کہ یہ عقد صحیح ہے مگر خاوند کو وضع حمل سے پہلے اس عورت سے وطی کرنا حلال نہیں ہے جیسا کہ یہ امام ابو حنیفہ رحمة اللہ علیہ کا قول ہے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ وضع حمل سے پہلے بھی وطی جائز ہے جیسا کہ یہ امام شافعی کا قول ہے۔

ان دو قولوں کی بنا پر جب وہ اپنی بیوی کو دخول سے پہلے طلاق دے تو اس کے ذمے آدھا حق مہر ہوگا لیکن جب یہ جھگڑا اس صورت میں ہو۔جب ایسی وطی کے نتیجہ میں حاملہ ہو جو وطی نکاح یا شبہ نکاح کے بعد ہوئی تو پھر یہ نکاح باطل ہوگا مسلمانوں کا اس پر اتفاق ہے اور مرد کے ذمہ حق مہر نہیں ہوگا جب وہ دخول سے پہلے اس کو طلاق دے دے لیکن اگر وہ زنا کے نتیجے میں حاملہ ہوئی تو پھر اس کے نکاح کے درست ہونے میں کوئی کلام نہیں ہے۔اختلاف اس صورت میں ہے جب اس نے از خود نکاح کیا لیکن اگر اس نے اس سے جبراً نکاح کیا ہے تو امام شافعی رحمة اللہ علیہ امام احمد رحمة اللہ علیہ وغیرہ کے مذہب میں یہ نکاح باطل ہوگا۔(ابن تیمیہ رحمة اللہ علیہ)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

عورتوں کے لیے صرف

صفحہ نمبر 408

محدث فتویٰ